

دائیں دور: حنا سیفی نے اپنا انثروپیو
انگریزی میں دیا۔

دائیں: سفیر ڈیو سی ملفورڈ کامیاب
ایکسیس گریجویشنس حنا سیفی اور شاد
نجمی کے ساتھ محو گفتگو اور جینی مل
مسکرا رہی ہیں۔ پس منظر میں جامعہ م
اسلامیہ کے رجسٹریار ایس ایم افضل۔

نیچے: روز ویلٹ ہاؤس نئی دھلی میں جامعہ سکندری اسکول کے ایکسیس گریجویشن کے ساتھ سفیر ڈیوڈ سی ملفورڈ۔

اور چتی میں بھی طلبہ نے دو سالہ کورس مکمل کیا۔

سیف حرم مظہورے طلب سے ہوا، اس انتباہ والوں
خیر عالمگیر اقدام میں، آپ ہندوستان کے دستیہ اول
ہیں۔ آپ کی لگن اور انکش پڑھنے، لکھنے اور بولنے
میں آپ کی کامیابی کی وجہ سے، غیر مراعات یافتہ
طبقوں کے وہ بچے بھی جو شاید آپ سے سال دو سال
چھوٹے ہوں، ایکسیس کلاسون میں شامل ہو کر اپنی
زندگی اور امکانات کو بہتر بنانا حاجت ہے ہیں۔“
میں پڑھنے کی ابیازت دی گئی۔ طلباء کی یہ آمد و رفت
لیوچھ ایکچھ پروگرام آف دی ایشٹ ڈپارٹمنٹ
کا ایک حصہ تھی۔ (YES)

ہندوستان میں انگریزی بولنے والوں کی تعداد، اس وقت ہندوستان میں ۳۰۷ طلبہ زیرِ تعلیم ہیں جبکہ ۲۵ ملکوں میں طلبہ کی مجموعی تعداد ۴۰۰،۰۰۰ ہے۔

جنما، ولی میں ۱۱۳ طلبہ پر مشتمل کلاس میں شامل تھے۔ شدید ترین کارکردگی کے باوجود اس سے منت

۴۵
ی۔ ایں کا اور بروز ویلٹ ہاؤس میں مععدہ
تقریب میں تکمیلی سندیں دی گئیں۔ اس بزم میں
طلپے نے اپنی الہیت کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے
سفیر محترم ملنفورڈ سے ہند۔ امریکی غیر عسکری نیوکلیاری
معاہدے کی تفصیلات پر فحستگوی اور ان کی الہیت جیشی
کو ہرجاچھیں انگریزی کی ضرورت پڑیں آئے گی۔ یہ
آپ کی بیش نظمیں سنائیں اور ان سے شیں۔ مکلتہ



انگلش تک رسائی

لورنڈا کی لہنگ

سامعین حیرت و استعجال کے عالم

ایک پندرہ سالہ لڑکی کی دلوں کو چھو جانے
لقریں رہے تھے جو پوری طلاقتِ اسلامی
ساتھ اگریزی زبان میں لوگوں سے خطاب کر
تھی۔ سننے والوں کو حیرت اس بات پر تھی کہ
جنابِ علی، جو ایک بچل فروش کی بیٹی ہے، آنے
محض دوسال پہلے تک مشکل سے اگریزی
ایک جملہ لکھ پا تھی۔ اپنی آٹھ منٹ کی تقریب
اس نے کہہ "میں ایک نوجوان اور پُر اعتماد

ہوں جس کا مستقبل روشن و تابناک ہے۔ اس کے سے گنتگو کے ذریعے انگریزی سکھائی جاتی ہے جس بعد اس نے سفیر محترم ڈیوڈ سی ملکورڈ سے، امریکہ کے فوری نتائج کلک رہے ہیں۔ میں تین ہفتوں کے حالیہ قیام کے پارے میں یہ پروگرام اساتذہ کو محیی تربیت دیتا ہے، انہیں گنتگو کا، بھجننا نہ اشتمل، شہزادی خانہ کا، اس کے کمک نکامہ ملتا ہے، اسی تصور سے اسکے

میر ادل چاہتا تھا کہ روزگار اسون میں آؤ۔ اس نے بتایا، ”هم لوگ الفاظ کا ذخیرہ پڑھاتے، قواعد پڑھتے اور خاص طور پر تلفظ سمجھتے۔“ حنا ورس کی ایک بہم سبق تقدیس احمد نے اسقدر استعداد پیدا کر لی کہ انہیں گذشتہ موسوم کرمائیں امریکہ میں تین ہفتوں کے قیام کے لئے منتخب کر لیا گیا۔ واشنگٹن ڈی سی کے لئے منتخب کر لیا گیا۔ واشنگٹن ڈی سی، شکا گوار سان فرانسیسکو کا دورہ کرتے ہوئے حتیٰ کہ، مجھے اپنے خوابوں کی سرزمین دیکھنے کا موقع دیا گیا۔ مجھے ایک امریکی میزبان کرنے میں کاموغردیا گیا۔ اور ایسا دوسرے کا سب سے بہترین پہلو تھا، ”چھٹی اورنی دہلی کے دوسرے ایکسیزر طلب کریوری اور زبانی امتحانات پاس کرنے کی طالب علم پر تو جمکروز رکھتے ہوئے اور ایک دوسرے

یہ پروگرام اساتذہ کو محیی تربیت دیتا ہے، انہیں امریکی طرز کا مادودیتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ اسکولوں کو سرگرم تعلیم کے طریقے وضع کرنے کے لئے مالی تعاون بھی دیتا ہے۔ قبیلی میں سفیر محترم کی رہائش گاہ، روزہ دیلٹ ہاؤس کے بیزے زاروں پر، اساتذہ، اپنے خاندان میں حنا اس پہلی نسل کی نمائندہ ہے جو اسکول جائے گی۔ اس کی زندگی میں اس والدین، امریکی سفارت کاروں اور دوسرے اسکول کو اس کے ساتھی کی جیجو یوں کوخطاب کرتے ہوئے جاتے کہا، انقلاب آفریں تبدیلی لانے کا سہرا ”ائیٹ د پارٹیٹ ایکٹشنس ایکسیزر ماگردو اسکارا شپ پروگرام“ ”میری تمام کامیابیاں میرے اساتذہ کی رہنمائی مدت کے سر زندھتی ہے جو دنیا کے طوں و عرض میں ۱۷ سے ۱۸ سال کے اُن نوجوانوں کو، جو طبقہ خواص سے تعلق نہیں رکھتے، انگریزی سکھا کر باختیار بنانے کا کامیابیاں انجام دے رہا ہے۔ اس پروگرام میں جایا کرتے تھے۔ یہ لوگ کو لا جان باتے اور پھر تصویبوں کی وضاحت کرتے، وہ جنگل گاتے میں تین ہفتوں کے حالیہ قیام کے بارے میں گفتگو کی۔ پھر جتنا نہ ایشیون نیوز اینٹریشنل کی جانب سے آئی ہوئی کیمیرہ میٹوں کی ایک ٹیم کو، انگریزی زبان میں، فنی البدیلہ امنتو پوڈیا۔

[منیذ معلومات کے لئے اپنے قائیم کتب](http://exchanges.state.gov/education/engteaching/access.htm)

